از عدالتِ عظمیٰ

دی اسپیشل لینڈ ایکوزیشن آفیسر، کرناٹکا ہاؤسنگ بورڈ و دیگران

بنام

پی۔ ایم۔ ملپا و دیگران

تاریخ فیصلہ: 14 مارچ 1997

[کے راماسوامی اور جی ٹی ناناوتی، جسٹس صاحبان]

حصول اراضی کا قانون، 1894:

حصول اراضی - خشک زمین - معاوضہ - کا تعین - حصول افسر کو 8,000 روپے فی ایکڑ کی شرح سے معاوضہ دیا گیا - ریفرنس کورٹ نے معاوضے کو بڑھا کر 15,000 روپے کر دیا اور عدالت عالیہ کی ہدایت کے بعد دوبارہ غور کرنے پر معاوضے کو بڑھا کر 38,000 روپے فی ایکڑ کر دیا جسے ریاست نے چیلنج نہیں کیا تھا - زمین کے مالک کی رٹ پٹیشن پر، عدالت عالیہ نے معاوضے کو بڑھا کر 12 روپے فی مربع گز یعنی 58,000 روپے فی ایکڑ کر دیا - قرار پایا کہ، نوٹیفیکیشن کی تاریخ پر موجود زمین کے لیے ممکنہ قیمت کا تعین کیا جائے گا، نہ کہ بعد میں پیش رفت ہونے کے بعد - اس سلسلے میں ترقی یافتہ زمین کی قیمت کا کوئی تعلق نہیں ہے - عدالت عالیہ کے حکم کو کالعدم قرار دیا گیا اور ریفرنس کورٹ کے حکم کی تصدیق ہو گئی۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 2228-34، سال 1997۔

کرناٹک عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم مورخہ 22-12-1995 میں، مقدمہ نمبر ایم۔ ایف۔ اے۔ 2688-90/2069، 88/89/3062، 87/2691، 88/91 اور 91-1991۔

اپیل گزاروں کے لیے جی ایل سنگھی، ایس کے کلکرنی اور مس سنگیتا کماری۔

جواب دہندگان کے لیے ایس آر بھٹ، نوین آرناتھ، مسز کرن بھاردواج اور مس ہیتواری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم سنایا گیا:

دیگر جواب دہندگان کو نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔ وہ بذات خود یا وکیل کے ذریعے پیش نہیں ہو رہے ہیں۔ تاخیر معاف کر دی گئی۔ ایس آر بھٹ ایک اپیل میں ایک مدعا علیہ کی طرف سے پیش ہوتے ہیں۔

اجازت دی گئی۔

یہ اپیلیں، خصوصی اجازت کے تحت، کرناٹک عدالت عالیہ کے ڈویژن بیچ کے مورخہ 22 دسمبر 1995 کے اُس فیصلے سے پیدا ہوئی ہیں جو مقدمات ایم۔ ایف۔ اے نمبر 88/2688 اور اس سے متعلق دیگر مقدمات میں دیا گیا تھا۔

حصول اراضی کے قانون کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن (مختصر طور پر 'ایکٹ') جس میں بڑی حد تک زمین حاصل کی گئی تھی، 25 مارچ 1971 کو شائع کیا گیا تھا۔ حصول اراضی کے افسر نے اپنے فیصلے میں خشک زمینوں کے لیے 8,000 روپے فی ایکڑ کی شرح سے معاوضہ دیا جس سے اب ہمارا تعلق ہے۔ ہمیں دوسری زمینوں سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ اس سلسلے میں کوئی اپیل نہیں ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 18 کے تحت حوالہ پر، دیوانی کورٹ نے معاوضے کو بڑھا کر 15,000 روپے فی ایکڑ کر دیا۔ عدالت عالیہ نے معاملہ دوبارہ غور کے لیے ریفرنس کورٹ کو بھیج دیا۔ اس کے بعد، ریفرنس کورٹ نے معاوضے کو بڑھا کر 38,000 روپے کر دیا۔ اپیل پر، عدالت عالیہ نے تنازعہ فیصلے کے ذریعے معاوضے کو بڑھا کر 12 روپے فی مربع گز کر دیا ہے جو کہ 58,000 روپے فی ایکڑ ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ چونکہ جواب دہندگان نے 38,000 روپے فی ایکڑ کا بڑھا ہوا معاوضہ دینے کے فیصلے کے خلاف ایکٹ کی دفعہ 26 کے تحت کوئی اپیل دائر نہیں کی ہے، اس لیے ہم ریفرنس کورٹ کی طرف سے دی گئی اضافہ میں جانے کی تجویز نہیں کرتے ہیں۔

واحد سوال یہ ہے کہ کیا عدالت عالیہ معاوضے کو 12 روپے فی مربع گز تک بڑھانے میں جائز ثابت ہوگی، دوسرے لفظوں میں، 58,000 روپے فی ایکڑ۔ مانا جاتا ہے کہ یہ زمین خشک زمین ہے اور حصول اراضی کے افسر نے اپنے فیصلے میں نشاندہی کی تھی کہ جن تبدیل شدہ زمینوں کے لیے انہوں نے 9,000 روپے اور 10,000 روپے فی ایکڑ کی شرح سے معاوضہ دیا تھا، اس تاریخ تک موجود اصل خشک زمین سے مختلف معنی رکھتی ہے۔ نوٹیفکیشن کی تاریخ تک موجود زمین کے لیے ممکنہ قیمت کا تعین کیا جائے گا کہ بعد میں پیش رفت کے بعد۔ ترقی یافتہ اراضی کی قیمت کا اس کی مزید قدر میں

اضافے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ان حالات میں، عدالت عالیہ نے معاوضے کو بڑھا کر 12 روپے فی مربع گز یعنی 58,000 روپے فی ایکڑ کرنے میں مکمل طور پر غلطی کی ہے۔

اس کے مطابق ایپلوں کی اجازت دی جاتی ہے اور عدالت عالیہ کے فیصلے اور حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ریفرنس کورٹ کے فیصلے کی تصدیق ہوتی ہے۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں۔

اپیلیں منظور کی جاتی ہیں۔